طبِّ جسمانی و طبِّ روحانی

مجرباتِ امامِ غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مصنفہ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی

ترجمہ

مولانا سید حافظ یاسین علی حسنی نظامی

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار لاہور

طبِ جسمانی وطبِ رُوحانی

مجرّباتِ امامِ غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مصنّفہ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی

ترجمہ

مولانا سیّد حافظ یاسمین علی حسنی نظامی

الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار
لاہور

کوثر بک ڈپو لالہ موسیٰ

نام کتاب . . . . . مجربات امام غزالیؒ

مصنف . . . . امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر . . . . الفیصل پبلشنگ کمپنی لاہور

مطبع . . . . سندھ ساگر پرنٹرز لاہور

طبع . . . . اوّل ۱۹۸۳

قیمت . . . . مجلّد روپے

غیر مجلّد -/۶۵ روپے

پس جبرئیل روح القدس کی صورت ہے۔ اور روح کلمۂ الٰہی کا نام ہے اور کلمۃ اللہ اُس کے علم کی قیامت ہے جسوقت وحی اللہ تعالیٰ کے ہاں سے منکشف ہوتی ہے۔ روح القدس اُس کے معانی اُٹھالیتا ہے۔ پھر جبرئیل اس وحی کے معانی نبی کے کان میں منتقل کرتا ہے اور روح القدس ان معانی کو نبی کے قلب میں پہونچاتا ہے۔ روح القدس اور جبرئیل یہ دونو نام قریب قریب ہیں نام دو ہیں مگر ذات ایک ہے بشر کیواسطے اس کا ادراک نہایت باریک ہے۔ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝ وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ[1] جبرئیل جسوقت لطیف ہوتا ہے۔ تو روح اللہ ہو جاتا ہے۔ اور جسوقت مکشوف ہوتا ہے اس وقت جبرئیل ہو جاتا ہے۔ پس وحی خدا کی طرف سے واسطہ کے ساتھ نازل ہونے کا نام ہے۔ اور الہام بغیر واسطہ کے خدا کے ہاں سے کسی علم کے منکشف ہونے کو کہتے ہیں۔ پس جسوقت روح وحی کے معانی کو رسول کے قلب پر نازل کرتا ہے جبرئیل اُنہیں معانی اور اُن کی عبارات کو رسول کے کان میں القاء کرتا ہے۔ پس مسموع اور معقول کان اور دل کی طرف جمع ہو جاتے ہیں۔ اور رسول کی زبان ان دونوں کے ساتھ گویا ہوتی ہے۔ قرآن شریف نے اس کی خوب تصریح فرمائی ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ[2] الہام جس وقت مومن کے قلب میں مستحکم ہوتا ہے اور اُس کا عرق اُس کی روح پر ٹپکتا ہے۔ تب اُس مومن کا قلب رسول کے قلب سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیرالمومنین امام امام المتقین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے لَوْ كُشِفَ الْغِطَآءُ مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا[3] اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اِنَّ لِلّٰهِ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ عِبَادًا مُّحَدَّثِیْنَ وَفِیْ اُمَّتِیْ مُحَدَّثُوْنَ وَ اَشَارَ اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِهٖ۔ یعنی بیشک ہر ایک امت کے اندر اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں۔ جن

---

[1] یعنی بیشک ہم نے ہر چیز کو اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم ایسا نہیں جس کے واسطے انتظام اور اہتمام کی ضرورت ہو۔ صرف ایک بار حکم کر دیتا ہے۔ پھر وہ چیز پلک زدن میں ہو جاتی ہے۔ جو کام اُنہوں کے لیے وہ سب ان کے اعمال ناموں میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا گناہ لکھا ہوا ہے [2] یعنی روح الامین جبرئیل نے اس کو تمہارے قلب پر نازل کیا ہے۔ تاکہ تم عذاب الٰہی سے ڈرانیوالوں میں سے ہو۔ اور اس کو عربی زبان میں جو سب زبانوں میں روشن اور صاف زبان ہے۔ نازل کیا ہے [3] یعنی اگر حجاب اُٹھ جائے۔ تو میرا یقین کچھ زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ مجھکو پہلے ہی یقین کا کمال حاصل ہے ۱۲ سید یٰسین علی حسینی

سے وہ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور میری اُمت میں بھی ایسے بندے ہیں جن سے وہ ہمکلام ہوتا ہے۔ اور آپ نے اپنے بعض اصحاب کی طرف اشارہ فرمایا۔ پس وحی وہ کلام ہے جو صریح مکالمہ کے ساتھ جبرئیل کے واسطہ سے ہو۔ اور اس شرف کے ساتھ خداوند تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے مخصوص اور ممتاز فرماتا ہے۔ بعض ربانی حکماء نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی عجب تفسیر کی ہے۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یعنی کوئی بشر اس لائق نہیں ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ اس سے کلام بالمشافہ کرے۔ مگر ان تین طریقوں میں سے ایک طریق کے ساتھ وَحْيًا یعنی وحی کے ساتھ مثل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ یعنی پردہ کے پیچھے سے۔ مثل حضرت موسیٰؑ کے اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا بذریعہ رسول کے یعنی جبرئیل کے مثل حضرت ابراہیم وغیرہ کے۔

الغرض جو عقلی یا حسی ادراک ہے قوۃ ادراکی اس سے زیادہ قریب ہے۔ مثلاً کوئی شخص ایک کوس بھر کے فاصلہ کی چیز کو دیکھ لیتا ہے اور ایک شخص دو کوس کے فاصلہ کی چیز کو دیکھتا ہے۔ تو جو دو کوس کے فاصلہ کی چیز کو دیکھتا ہے۔ وہ ادراک میں اُس شخص سے بڑھ کر ہے۔ جو ایک کوس کی چیز کو دیکھتا ہے۔ ایسے ہی جو شخص غیب کے علوم لطیف اور شفاف حجاب کے اندر سے دیکھتا ہے۔ وہ اُس سے بہتر ہے جو حجاب میں سے بھی نہیں دیکھتا ہے۔ اور جو شخص بالمشافہ علوم غیب جانتا ہے۔ بغیر وساطت جبرئیل کے وہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اور نہایت قرب کے درجہ میں ہے۔ اور مرتبہ میں اس سے بہتر ہے۔ جو فرشتہ کے نزول کا منتظر رہتا ہے۔

پس پہلی قسم یعنی اُن لوگوں کی مثال جو حجاب میں سے علوم غیب حاصل کرتے ہیں۔ ایسی ہی ہے جیسے کسیکو پانی کی تری پہونچے۔ اور دوسری قسم یعنی جو فرشتے کے منتظر رہتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسیکو ایک قطرہ پانی کا مل جائے۔ اور تیسری قسم جو سب سے اعلےٰ ہیں۔ وہ ہمیشہ بحر فیضان میں غرق رہتے ہیں اور صاحب فیضان کے سب سے بڑھ کر اعلےٰ اور اغنےٰ ہونے کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔

کبھی وہ فرماتا ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اور کبھی فرماتا ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ اور کبھی فرماتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى اور کبھی فرماتا ہے خَتَمَ اللّٰهُ[1] عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ۔ اور کبھی فرماتا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اور کبھی فرماتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور کبھی فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ان سب مرتبوں کا درمیانی فرق ظاہر ہے۔ اور ہر ایک اپنے مرتبہ کا اہل ہے۔ اور یہ سب مرتبہ جبرئیل اور حکمت الٰہی اور اس کے جمیل علم پر دلالت کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی وقت فرماتا ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ اور کسی وقت فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ اور کبھی فرماتا ہے۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ خدا کے علم کے مدارج خدا کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے علم کا اثر عنایت کیا ہے۔ اور کسی کو اپنے علم میں سے حصہ دیا ہے۔ اور کسی پر سے سب حجاب اُٹھا دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دیکھتا ہے اور سُنتا ہے اور جانتا ہے اور کلام کرتا ہے اور زمین و آسمان میں سے کوئی چیز اُس پر پوشیدہ نہیں ہے۔ چنانچہ خدا کے سچے بندہ حضرت یوسف علیہ السلام اُس کی اُس نعمت پر ان الفاظ کے ساتھ شکر یاد کرتے ہیں۔ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ یعنی اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو سلطنت عنایت کی ہے۔ اور خواب کی تعبیروں کا علم سکھایا ہے۔ تو پیدا کرنیوالا ہے آسمان و زمین کا تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں۔ ماریو مجھ کو مسلمان۔ اور ملائیو مجھ کو صالحین کے ساتھ۔ اور حضرت ابراہیم نے یہ شکریہ ان الفاظ میں ادا کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ یعنی تمام تعریفیں اسی خدائے (قادر) کیواسطے

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن (کفاروں) کے دلوں اور کانوں پر مہر کردی ہے۔ جس کے سبب سے نیکی اُن کے اندر نہیں جاتی۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ جسکے سبب سے وہ حق کو نہیں دیکھ سکتے ۱۲ باقی ان سب آیات کا ترجمہ مکرر سے گذر چکا ہے ۱۲ سید لیسین حسنی طہری